بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

قادیان — یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۱۲ ماہ صلح ۱۳۲۴ھش | ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ گھٹنے کے درد میں تخفیف ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی بہتر ہے درد میں کمی ہے۔ رات کو نیند بھی آگئی۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ — حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ — حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو خون بدستور آرہا ہے کمزوری بھی ہے۔ احباب صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ — صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو گزشتہ شب سے بخار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ — صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ (بیگم میاں عبدالرحیم احمد صاحب) کی چھوٹی صاحبزادی امۃ النور چھ روز سے نمونیہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ — مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی بی۔ اے ۸ جنوری کو

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

احرار کو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی شکست کا کھلا اعتراف

جماعت احمدیہ "چند سالوں سے ہر جگہ پائی جاتی ہے" (زمزم)

غور و فکر سے کام لینے والوں کے لئے تو احمدیت کی صداقت کے بے شمار نشانات ہیں۔ لیکن ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا امور کو اہمیت دینے والے اصحاب کے لئے بھی کم نشانات نہیں۔ منجملہ ان کے ایک جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کی ناکامی و نامرادی بھی ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے۔ آج سے دس سال قبل جب احرار جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہر قسم کے ساز و سامان اپنے گرد و پیش فراہم شدہ دیکھے۔ اور ہر طبقہ نے انہیں اپنی امداد کا یقین دلایا۔ تو اس وقت وہ کس طمطراق سے اپنی کامیابی کے دعوے کرتے۔ اور کس جوش و خروش سے جماعت احمدیہ کو بالکل کچل دینے کی ڈینگیں مارتے تھے۔ مگر آج وہ نہایت ندامت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی ناکامی و نامرادی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چونکہ اپنی ناکامی کا اعتراف ان کے لئے زہر کے گھونٹ پینے سے کم نہیں۔ اسلئے اسکا ذکر نہایت ہی بدتہذیبی اور بے ہودگی کے ساتھ کرتے ہیں۔ لیکن خواہ وہ کتنی ہی بدزبانی کریں اپنی ناکامی پر تو پردہ نہیں ڈال سکتے۔ البتہ جماعت احمدیہ کی کامیابی کو اور زیادہ واضح کر دیتے ہیں۔ کیونکہ بدزبانی اور بدگوئی سے قوت کر کے جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تکلیف اور رنج کے ساتھ مجبوراً انہیں یہ کہنا پڑ رہا ہے۔

بہرحال ایک وقت تو وہ تھا جب احرار اس قسم کا ادعا کر کے کھڑے ہوئے تھے۔ کہ قادیان کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دینگے۔ اور زیادہ سے زیادہ تین سال تک کسی احمدی کو صفحہ عالم پر نہیں رہنے دینگے۔ لیکن آج وہ یہاں تک کہہ رہے ہیں۔ کہ احمدی ہر جگہ موجود ہیں۔ ایک موقعہ پر ایک احراری لیڈر نے بھرے جلسہ میں اپنے ہم خیالوں کو مخاطب کر کے کہا تھا۔

"اگر تین سال تک مسلسل تم نے مرزائیت کی مخالفت کا علم بلند رکھا۔ اور مجلس احرار کا ساتھ دیا۔ تو پھر کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہیں ملے گا۔"

یہ بڑا بول سنکر ہم نے اسی وقت لکھ دیا تھا کہ "جب احمدیت کو دنیا اس وقت نہ مٹا سکی جب بالکل ابتدائی حالت میں تھی۔ جب اسے قبول کرنے والے چند نفوس انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ تو آج جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت چاردانگ عالم میں پہنچ چکی ہے۔ اور مخالفین بھی اقرار کر رہے ہیں کہ احمدیت کی شاخیں دور دور تک پھیل چکی ہیں۔ کون ہے جو احمدیت کے راستے میں حائل ہو سکے۔ کجا یہ کہ کوئی احمدی دنیا میں باقی نہ رہنے دے" (الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء)

اس کے بعد وہ تین سال گزر گئے۔ جو احرار نے جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کے لئے مقرر کئے تھے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ احرار خود ناکامی و نامرادی کے گڑھے میں گر گئے۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ گو احراری پھر سنبھالا لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہ ان کی آخری ہچکی ہوگی انشاء اللہ۔ مگر اب یہ نہیں کہتے۔ کہ وہ احمدیت کو مٹا دینگے۔ بلکہ ایک طرف تو اپنی سابقہ ناکامی و نامرادی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی کا اقرار کر رہے ہیں۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے یکم دسمبر ۱۹۴۴ء کے احراری اخبار "زمزم" میں ایک سرکردہ احراری ماسٹر تاج الدین صاحب لدھیانوی نے لکھا۔

"مدت کے بعد جب پروپیگنڈا کی آندھیاں گزر گئیں۔ تو مسلمانوں کو معلوم ہوا۔ کہ ان کے اپنے جانثار سپاہی احرار کی صورت میں میدان میں زخمی پڑے ہیں۔ اور مرزائی کھڑے مسکرا رہے ہیں مگر۔"

یہ انہی ایام کا ذکر ہے جب احرار جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں میدان میں نکلے تھے۔ وہ اپنے آپکو "جانثار سپاہی" کہیں یا اس سے بڑھ کر کوئی درجہ تجویز کر لیں۔ دیکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں انکی کیا حالت ہوئی۔ جسکا وہ خود اقرار کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ احرار میدان میں چاروں شانے چت زخمی پڑے تھے۔ مگر احمدی کھڑے مسکرا رہے تھے۔ کیا اس اعتراف کی موجودگی میں احرار کی شکست فاش اور جماعت احمدیہ کی شاندار فتح میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے۔ قطعاً نہیں۔ یہ تو میدان جنگ کا ذکر ہے۔ احرار کی کھلی شکست اور جماعت احمدیہ کی اس غیر معمولی کامیابی کا کیا نتیجہ نکلا۔ اور اس نے دنیا پر اثر کیا ڈالا؟ یہ بھی احرار ہی کی زبانی سن لیجئے۔ وہی احرار جو علی الاعلان کہتے تھے۔ کہ کوئی ایک احمدی دنیا میں زیارت کے لئے بھی باقی نہ رہیگا۔ وہی اب یہ کہہ رہے ہیں۔ اور اپنی روایتی بدتہذیبی اور بد مذاقی کی شان کو پوری طرح قائم رکھتے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ کہ

"خدا کی بچھائی ہوئی زمین پر کہیں بھی چلے جائیے شہر ہوں یا قصبات پہاڑ ہوں یا وادیاں ہندوستان کے کونے کونے کی سیر کیجئے۔ کوا اور کتا آپکو ہر جگہ ملیگا۔ کہیں بڑا کہیں چھوٹا۔ رنگ روپ میں فرق ہو سکتا ہے مگر جہاں کہیں بھی یہ مخلوق نظر پڑے کائیں کائیں اور بھونکنے کی ایک ہی جیسی آوازیں سنائی دینگی۔ بدقسمتی سے سرزمین ہند میں اللہ کی اسی قسم کی ایک اور مخلوق پیدا ہو گئی ہے۔ جو چند سالوں سے ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے بھی یہ مخلوق اسلام اور مسلمانوں کے حق میں نہایت خوفناک ہے۔ اور اس مخلوق کو مرزائی یا قادیانی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ . . . . میں

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ان کی دماغی قابلیت کی داد دیتا ہوں۔ وہ اسلامی قلعے پر حملہ کرنے سے پیشتر بہت گہری سوچ اور سمجھ سے کام لیتے ہیں۔ اور حملہ کرتے وقت نہایت احتیاط سے قدم اٹھاتے ہیں۔"
(الفضل ۵ جنوری ۱۹۴۵ء)

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ ان سطور میں جماعت احمدیہ کو بیشک نہایت بیہودہ الفاظ میں مخاطب کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ اس بات کو کھلے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ "جماعت احمدیہ چند سالوں سے ہر جگہ پائی جاتی ہے"۔ اور یہ چند سال وہی ہیں جن میں احرار جماعت احمدیہ کو دنیا سے نابود کر دینے کا ادعا کر کے کھڑے ہوئے تھے۔ گویا جماعت احمدیہ کو نابود کرنے کی بجائے آج خود تسلیم کر رہے ہیں کہ انہیں اپنے اس مقصد میں کھلی ناکامی ہو چکی ہے۔ اور جماعت احمدیہ ختم ہونے کے بجائے اس قدر بڑھ چکی ہے۔ کہ آج ہر جگہ پائی جاتی ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔

اب ایک طرف تو جماعت احمدیہ کی کامیابی اور ترقی کے متعلق احرار کے اس بیان کو رکھئے اور دوسری طرف واقعات اور شواہد پر نظر کیجئے تو صاف طور پر قدرت کردگار کا نظارہ نظر آتا ہے احرار اور اُن کے اعوان اور انصار کے مقابلہ میں ظاہری لحاظ سے جماعت احمدیہ کی حقیقت ہی کیا تھی۔ لیکن احرار اور جماعت احمدیہ کی گزشتہ جنگ کا جو نتیجہ رونما ہو چکا ہے۔ اور جس کا اعلان اب بھی خود احراری کر رہے ہیں۔ اس سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کی کامیابی محض خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی تائید سے ہوئی۔ اور احرار کی ناکامی و نامرادی خدا تعالےٰ سے اُن کی دُوری اور مہجوری کا ثبوت ہے۔

ایسی صاف اور کھلی شکست کھانے کے بعد احرار کئی رنگ کے وساوس کے ذریعے اپنی شکست پر پردہ ڈالنے اور عام مسلمانوں کو مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ اُن کا یہ لکھنا بھی اسی سلسلہ میں ہے کہ "جماعت احمدیہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں نہایت خوفناک ہے"۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہی اسلام کی ایک سچی خدمتگذار اور مسلمانوں کی حقیقی ہمدرد جماعت ہے۔ البتہ احراریت اور احرار کے حق میں واقعی نہایت خوفناک ہے۔ اور اس کا تجربہ احرار کو ہو چکا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی دماغی قابلیت کی داد دیتے ہوئے احرار کے واحد ترجمان اور احرار کے خاص لیڈر "ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری" نے جس اسلامی قلعے کا ذکر کیا ہے وہ دراصل اسلامی نہیں بلکہ احراری قلعہ ہے جو جماعت احمدیہ کے حملے سے پاش پاش ہو چکا ہے۔

غرض احرار کو خدا تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ایسی شکست فاش دی کہ اُس کا اعتراف خود احرار بھی کر رہے ہیں۔ اور اگر پھر انہوں نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں آنے کی جرأت کی تو دیکھینگے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ انہیں ایسی شکست دیگی کہ رہی سہی کسر بھی نکل جائیگی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

تحریک جدید میں حصہ لینے والی عورتوں اور طالبعلموں کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی قوت قدسیہ اور حضور کی نیم شبی دعاؤں نے جماعت احمدیہ کے مردوں میں ہی نہیں۔ بلکہ عورتوں میں بھی وہ ایمانی قوت اور اخلاص پیدا کر دیا ہے۔ کہ ان کا بیشتر حصہ اب ہے جو تحریک جدید کے پہلے دس سالہ جہاد میں مردوں کے دوش بدوش قربانی کرتا آرہا ہے۔ اور اب گیارہویں سال میں بسال نہم سے نہیں بلکہ سال دہم سے بھی اضافہ کے ساتھ اپنے امام کے حضور وعدے پیش کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دے رہا ہے۔ مگر عورتوں کا ایک حصہ مردوں کی طرح ایسا بھی ہے۔ جو تحریک جدید کی اہمیت کا علم نہ رکھنے کے باعث یا آمد وغیرہ کا کوئی ذریعہ نہ ہونے کے سبب شامل نہیں ہو سکا۔ مگر اب بعض کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ اور وہ چاہتی ہیں کہ اس تحریک میں حصہ لیں۔ خاکسار نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ عورتیں تحریک جدید کے اس جہاد میں جو انیس سالہ ہے۔ کس طرح شامل ہوں۔ تو حضور نے فرمایا "عورتوں کے متعلق ان کی آمد کا حساب ہوگا۔ کوئی نہ کوئی خرچ ان کو ملتا ہوگا۔ اگر نہیں ملتا۔ تو وہ اپنے خاوندوں سے فیصلہ کریں"۔
پس اب ان عورتوں کے لئے جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونا چاہیں۔ ضروری ہے۔ کہ اس طریق پر عمل کریں۔ اسی طرح طالب علموں کے متعلق فرمایا۔ "طالب علم کے لئے ماہوار آمد اُن کا جیب خرچ ہے۔ نہ کہ سب رقم کیونکہ کھانا فیس وغیرہ کو اس کی آمد میں شمار نہیں کیا جاتا۔ ہاں جب وہ کام کرے۔ یا ملازم ہو جائے۔ اس وقت سے سب آمد آمد شمار ہو گی"۔

طالب علم اپنا جیب خرچ اور وہ عورتیں جن کی شادی ہو چکی ہے۔ وہ اپنے خاوندوں سے فیصلہ کریں اور راہ خدا میں قربانی کرنے والوں میں شریک ہوں۔ یاد رہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ رفروری ۱۹۴۵ء ہے۔ مگر آپ وعدہ کرنے میں آخری آدمی نہ بنیں۔ بلکہ یہ پڑھتے ہی اپنا وعدہ بھیجدیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) شیخ عبد المنان صاحب پسر شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم لاہور میں بیمار ہیں۔ (۲) خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے کی آنکھوں کا اپریشن کلکتہ میں ہوا ہے۔ (۳) شیخ محمد حسین صاحب ملتان بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہیں۔ (۴) شیخ عبد الرحمان صاحب صحابی ایبٹ آباد عرصہ سے بیمار ہیں اور بوجہ مخالفت بے روزگار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

تقرر امیر حلقہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس حلقہ کے واسطے ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے چوہدری بشیر احمد صاحب ابن چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

دعائے مغفرت (۱) میرے والد چوہدری فتح محمد صاحب فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون چند احمدی احباب نے جنازہ پڑھا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ نصر اللہ خان کھرل ضلع ہوشیارپور۔
(۲) شیخ چراغ دین صاحب موضع چک چٹھہ ضلع شیخوپورہ جلسہ کے ایام میں جب کہ ان کے لڑکے جلسہ پر آئے ہوئے تھے فوت ہو گئے ہیں۔ وہاں اور کوئی احمدی نہیں۔ بعض غیر احمدیوں نے اُن کا جنازہ پڑھا اور دفن کیا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور مغفرت کے لئے دعا کریں۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ محمد ابراہیم شاہ کوٹ رحمت خان۔
(۳) غفور خان صاحب صالح نگر ضلع آگرہ بعمر ۳۵ سال ۲۳ دسمبر ۱۹۴۴ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم کے والد بڑی عمر کے ہیں۔ ان کیلئے صبر جمیل اور مرحوم کی مغفرت کے لئے احباب دعا فرمائیں خاکسار بشیر احمد مبلغ سانڈھن۔

دعائے نعم البدل چوہدری محمد سعید صاحب ابن چوہدری نواب محمد دین صاحب کے گھر میں ایک بیٹا پیدا ہو کر چند روز میں فوت ہو گیا۔ پہلے بھی ان کا کوئی بیٹا نہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اُن کو فرزند نرینہ عطا فرمائے جو صحت اور اقبال مندی کے ساتھ لمبی عمر والا ہو۔ (مفتی محمد صادق)

ولادت (۱) خدا کے فضل سے ۷ جنوری زینت آرا بیگم صاحبہ بیگم جناب فضل وہاب ابوبکر صدیق صاحب انسپکٹر سنٹرل ایکسائز کے یہاں بیٹا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مولود کو مبارک کرے۔ مولود جناب سیٹھ خیر الدین صاحب لکھنو کا نواسہ اور جناب نور محمد صاحب ڈی ایس پی کٹک کا پوتہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے گذارش ہے۔ کہ بچہ کی درازی عمر اور نیکوکار ہونے کیلئے دعا کریں۔
خاکسار یحییٰ خان

(۲) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے خاکسار سلطان علی پھیرو چیچی ضلع گورداسپور

(۳) ۲ دسمبر کو میرے ہاں نواسہ تولد ہوا۔ احباب جماعت بچے کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ سید رسول شاہ ہوشیارپور۔

(۴) خاکسار کے ہاں ۲۸ دسمبر کو فرزند تولد ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عبد الوہاب نام تجویز فرمایا ہے۔ پانچ لڑکیوں کے بعد یہ پہلا فرزند ہے۔ عبد الرحمن مبشر عفی عنہ

(۵) ۱۴ دسمبر کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب کرام مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں خاکسار محمد امیر سکرٹری تبلیغ بھاکا بھٹیاں۔

اعلان نکاح عزیزم سید ناصر احمد شاہ صاحب پسر سید ناصر شاہ صاحب مرحوم کا نکاح نیروبی میں ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب کی لڑکی کے ساتھ ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے برکت کا موجب کرے۔ آمین
خاکسار اہلیہ سید ناصر شاہ صاحب مرحوم

خطبہ نکاح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام
تری نسلاً بعیداً کی تشریح

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

۲۹ر دسمبر میاں عباس احمد خان صاحب ابن خان محمد عبد اللہ خان صاحب کا نکاح صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے پڑھاتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مَیں جمعہ کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے چند نکاحوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ بات کئی دفعہ ظاہر کر چکا ہوں کہ کچھ عرصہ تک میں ایسے لوگوں کے نکاح ہی پڑھا سکونگا۔ جو یا تو میرے عزیز ہوں۔ یا ان سے میرے تعلقات عزیزوں کی طرح ہوں۔ مثلاً دین کے لئے زندگی وقف کر چکے ہوں اس کے علاوہ کسی دوسرے کا نکاح اسی صورت میں پڑھا سکونگا۔ جبکہ ایسے موقعہ پر وہ درخواست پیش کی جائے۔ کہ میں کسی عزیز کے نکاح کا اعلان کرنے والا ہوں۔

آج میں عزیزم عباس احمد کے نکاح کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جو میری چھوٹی بہن اور میاں عبد اللہ خان صاحب کے لڑکے ہیں اور لڑکی عزیزم میاں شریف احمد صاحب کی ہے۔ گویا لڑکا میرا بھانجہ ہے۔ اور لڑکی میری بھتیجی ہے۔ عزیزم عباس احمد ہمارے خاندان میں سے دوسرا بچہ ہے۔ جو کہ حقیقی طور پر دین کی خدمت کے لئے تیاری کر رہا ہے اور اس نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ یوں تو ہمارے خاندان میں سے ہر ایک نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ لیکن بعض کا وقف کچھ ایسا ادھوری قسم کا ہے۔ کہ اس کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اور ایسے سامان پیدا نہیں ہوتے۔ کہ اس سے کام لیا جا سکے۔ یا تو مکمل دینی تعلیم حاصل نہیں کرتے۔ یا ان کی زندگی ایسے رنگ میں گزر رہی ہوتی ہے۔ کہ ہم سمجھتے ہیں وہ ان سختیوں اور مشکلات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جن مشکلات کو دین کی خدمت کے لئے برداشت کرنا پڑتا ہے یا دنیا کی محبت کی ملونی ان میں پائی جاتی ہے۔ جن کی وجہ سے ہم ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ سب سے پہلے ہمارے خاندان میں سے عزیزم مرزا ناصر احمد نے اپنے آپ کو وقف کیا تھا۔ اور اس وقت تک اس نے اپنے وقف کو نباہا ہے۔ اب دوسرے نمبر پر عزیزم عباس احمد نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کیا ہے۔ اور اس عزم اور ارادہ کے ساتھ باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی دین کی خدمت میں لگائیگا۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ ان کے بعد ہمارے خاندان میں سے کس کس کو ایسے رنگ میں وقف کرنے کی توفیق ملے۔ کہ ان کا وقف سلسلہ کے لئے فائدہ مند بھی ہو۔ اور جس کے حالات وقف کے مطابق ہوں۔ تا وہ خود اپنے لئے اور جماعت کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب نہ بن جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے یہ الہام شائع فرمایا تھا تری نسلاً بعیداً۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس نشان کو ایسے رنگ میں پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ کہ روز بروز اس نشان کی اہمیت اور عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ جس وقت وہ شائع کئے جاتے ہیں۔ تو بڑے ہوتے ہیں اور ان کی عظمت زیادہ ہوتی ہے۔ مگر جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے۔ اس نشان کی عظمت بھی آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ لیکن بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ابتدا میں چھوٹے نظر آتے ہیں۔ مگر زمانہ کے ساتھ ساتھ وہ بڑے ہوتے چلے جاتے ہیں جوں جوں زمانہ گزرتا ہے۔ ان کی عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا۔ کہ تری نسلاً بعیداً۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف دو بیٹے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کے ہاں کچھ اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں اور پھر خدا تعالےٰ نے ان کو وسیع کیا۔ اور اب ان بیٹوں اور بیٹیوں کی نسلیں الہام الٰہی کے ماتحت شادیاں کر رہی ہیں۔ اور تری نسلاً بعیداً کے نئے نئے ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔

دُنیا میں نسلیں تو پیدا ہوتی ہی رہتی ہیں لیکن معترض کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کونسا نشان ہے نسلیں تو دُنیا میں اکثر آدمیوں کی چلتی ہی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کتنے آدمیوں کی نسلیں ہیں۔ جو ان کی طرف منسوب بھی ہوتی ہوں۔ اور منسوب ہونے میں فخر محسوس کرتی ہوں۔ اکثر آدمیوں کی نسلیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ اگر ان سے پوچھا جائے۔ کہ تمہارے پردادا کا کیا نام تھا۔ تو ان کو پتہ نہیں ہوتا۔ مگر تری نسلاً بعیداً کا الہام بتا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل آپ کی طرف منسوب ہوتی چلی جائیگی۔ اور لوگ انگلیاں اٹھا اٹھا کر کہا کرینگے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل آپ کی پیشگوئی کے ماتحت آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ پس تری نسلاً بعیداً میں صرف یہی پیشگوئی نہیں۔ کہ آپ کی نسل کثرت سے ہوگی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت شان کا بھی اس رنگ میں اس پیشگوئی میں ذکر ہے کہ آپ کا مرتبہ اتنا بلند اور آپ کی شان اتنی ارفع ہے۔ کہ آپ کی نسل ایک منٹ کے لئے بھی آپ کی طرف منسوب نہ ہونا برداشت نہیں کریگی۔ اور آپ کی طرف منسوب ہونے میں ہی ان کی شان اور ان کی عظمت بڑھیگی۔

پس اس پیشگوئی میں خالی اس بات کا ہی ذکر نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کثرت سے ہوگی۔ بلکہ یہ بھی ذکر ہے۔ کہ وہ روز بروز بڑھے گی۔ اور وہ اولاد خواہ کتنے ہی اعلیٰ مقام اور اعلیٰ مرتبہ تک جا پہنچے۔ اور خواہ ان کو بادشاہت بھی حاصل ہو جائے۔ پھر بھی وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرنے میں ہی فخر محسوس کرے گی۔ پس تری نسلاً بعیداً کے یہی معنے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ تیری نسل تجھے کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں کریگی۔ اور تیری نسل کبھی اپنے دادا کو بھلانے کی کوشش نہیں کریگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ع

غموں کا ایک دن اور چار شادی

جس کے یہ معنے ہیں کہ بے شک آپ کی نسل میں سے بعض لوگ مرینگے بھی جیسا کہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ مگر آپ کی نسل کم نہیں ہوگی بلکہ بڑھتی چلی جائیگی۔ اگر ایک مریگا تو چار پیدا ہونگے۔ اور جہاں ایک مریگا اور چار پیدا ہونگے لازمی بات ہے کہ وہ نسل بڑھتی چلی جائے گی پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت اور آپ کے درجہ کی بلندی کا ہمیشہ نشان رہے گی۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو آپ کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کریگی۔ اور جب وہ آپ کی طرف منسوب ہونے میں فخر محسوس کرے گی۔ تو دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ اولاد اپنے دادا کی بڑائی اور عظمت کا اقرار کرتی ہے۔ اور دُنیا اس اقرار کی عظمت تسلیم کرتی ہے۔

حلف الفضول اور احمدی احباب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں حلف الفضول کے طریق کے معاہدہ میں شامل ہونے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا

"جو لوگ اس میں شامل ہونا چاہیں ان کے لئے لازمی ہے کہ سات دن تک متواتر اور بلا ناغہ استخارہ کریں۔ عشاء کی نماز میں یا نماز کے بعد دو نفل الگ پڑھ کر دعا کریں۔ کہ اے خدا اگر میں اسکو نباہ سکونگا۔ تو مجھے اسمیں شامل ہونیکی توفیق عطا فرما۔ ایک اور شرط یہ ہوگی کہ ایسا شخص خواہ امام الصلوٰۃ کے ساتھ اسے ذاتی طور پر کتنا شدید اختلاف کیوں نہ ہو مرکزی حکم کے بغیر اسکے پیچھے نماز پڑھنا ترک نہ کریگا۔ اور اپنے کسی بھائی سے خواہ اسے شدید تکلیف بھی کیوں نہ پہنچی ہو۔ اس سے بات چیت کرنا ترک نہ کریگا اور اگر وہ دعوت کرے۔ تو اسے رد نہ کریگا ایک اور شرط یہ ہے کہ سلسلہ کیطرف سے اسے جو سزا دی جائیگی اسے بخوشی برداشت کریگا اور ایک یہ کہ اس کام میں نفسانیت اور ذاتی نفع نقصان کے خیالات کو نظر انداز کر دیگا۔" مگر دوست اپنے نام پیش کرتے ہوئے ان امور کی صراحت نہیں کرتے لہٰذا احباب کو چاہیئے۔ کہ ان امور کو ملحوظ رکھیں۔ اور اطلاع دیتے وقت ان کا ذکر صراحت سے کیا کریں۔ (انچارج تحریک جدید)

مولوی محمد علی صاحب کے متعلق بعض اصحاب کے منذر خواب

یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ مختلف مقامات سے مختلف اصحاب نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق اپنے منذر رویا ایسے وقت میں بھیجے۔ کہ دفتر الفضل میں وہ قریبًا اکٹھے ہی پہنچے۔ اور آج اکٹھے ہی شائع کئے جا رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والا صفات کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب کا رویہ ہمیشہ سے ہی نہایت افسوسناک اور دل آزار رہا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے تو وہ حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور بڑھتے جا رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب موصوف کے دل میں رویا اور کشوف کی کچھ بھی وقعت ہے۔ تو انہیں اپنے دل اور زبان میں تبدیلی پیدا کر کے ذیل کے بیانات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو ان اصحاب نے بھیجے ہیں جنہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جھوٹا خواب اور رویا بیان کرنا بہت بڑا گناہ اور خدا تعالےٰ کی لعنت کا موجب ہے۔ یہ جانتے ہوئے کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ مولوی صاحب کے متعلق جھوٹا اور بناوٹی خواب پیش کرے۔ پس مولوی صاحب کو ٹھنڈے دل سے ان پر غور کرنا چاہیئے۔ اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(۱)

مکرم ملک عزیز احمد صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین میدان جنگ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے ایک کشف میں (جو بعد نماز تہجد عین بیداری میں مجھے ہوا) مولوی محمد علی صاحب کی موجودہ حالت کو دیکھا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے حضور کی خدمت میں پہلے لکھا یا نہیں۔ مگر آج مجھے کاغذات کا جائزہ لیتے ہوئے وہ کاغذ جس پر یہ کشف درج تھا۔ ملا۔ میرا خیال تھا۔ کہ اس کو اپنی ذات تک ہی محدود رکھوں۔ کیونکہ میں اس قسم کے کشوف اور رویا پردہ اخفا میں ہی رکھنے کا عادی ہوں۔ مگر چونکہ مولوی صاحب کی حالت روز بروز کینہ اور بغض میں ترقی کرتی جا رہی ہے جیسا کہ مولوی صاحب کے خطبات اور تقاریر مندرجہ پیغام صلح سے عیاں ہے۔ اس لئے سمجھتا ہوں کہ وہ کشف حضور کی خدمت میں لکھ دیا جائے اور حضور اگر مناسب سمجھیں تو اخبار میں شائع کرا دیں۔ تا اگر ممکن ہو تو مولوی صاحب اس سے عبرت حاصل کر کے اپنی حالت کو سنوار سکیں۔ کشف یہ ہے۔

۱۹۱۹ء میں جبکہ ابھی میری وابستگی خلافت ثانیہ سے نہیں ہوئی تھی۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں سے کون حق پر ہے۔ استخارہ کرنے پر مجھے ایک روز بعد نماز تہجد کشفی رنگ میں ایک خوبصورت سنگ مرمر کے چوکھٹا میں

مرزا بشیر الدین محمود احمد

لکھا ہوا دکھلایا گیا۔ اس سے مجھ پر سچائی ظاہر ہو گئی اور خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہو گیا۔ وہی چوکھٹا اب دوبارہ اسی مکان اور اسی جگہ پر جہاں پہلے دکھلایا گیا تھا۔ دکھلایا گیا۔ اس کے دیکھنے کے بعد میں جب باہر گلی میں آیا تو مولوی محمد علی صاحب کو کھڑا دیکھتا ہوں۔ مگر ایسی حالت میں کہ پاؤں میں کالے رنگ کا فل سلیپر ہے جس کی ایڑی بیٹھی ہوئی ہے۔ سر پر رومی ٹوپی ہے۔ مگر بغیر پھندنے کے۔ چائنا سلک کا کوٹ ہے۔ مگر پھٹا ہوا۔ پاجامہ سفید تھا مگر میلا اور جگہ جگہ سالن کے داغ پڑے ہوئے۔ مجھے ان کو دیکھ کر خواہش پیدا ہوئی۔ کہ ان سے ملوں۔ میں مصافحہ کے لئے آگے بڑھ کر السلام علیکم کہتا ہوں۔ مگر کوئی جواب نہیں ملتا۔ دوبارہ السلام علیکم کہا پھر بھی کوئی جواب نہیں سہ بارہ السلام علیکم کہا مگر پھر بھی جواب نہ ملا۔ اس پر میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب میں نے تین دفعہ السلام علیکم آپ سے کہا ہے۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بجائے اس کے کہ مولوی صاحب خندہ پیشانی سے پیش آتے غصہ سے پوچھتے ہیں کہ تمہاری غرض مجھ کو ملنے سے کیا ہے۔ میں نے کہا کوئی خاص غرض تو نہیں البتہ آپ سے ملاقات کئے پچیس تیس سال گذر گئے تھے۔ اسلئے آپ کو دیکھ کر آپ سے ملاقات کرنے کی خواہش دل میں پیدا ہوئی۔ مگر معًا میرے دل میں خیال آیا۔ کہ آیا واقعی مولوی صاحب کو دیکھے اتنا عرصہ گزر بھی گیا ہے۔ یا نہیں۔ اسوقت میرا ذہن اس واقعہ کیطرف منتقل ہوا۔ جبکہ مولوی صاحب قادیان چھوڑ کر لاہور جا رہے تھے اور ہم چند لڑکے ان کے پیچھے نہر تک اس غرض سے گئے تھے کہ ان سے کہیں کہ وہ قادیان سے نہ جائیں۔ ورنہ ویسے تو ان کو کئی دفعہ بعد میں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

خیر جب انہوں نے میرے السلام علیکم کا کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ درشت کلامی سے پیش آتے ہوئے آگے چل دیئے تو چند قدم چلنے پر ان کو ٹھوکر لگی اور وہ گر گئے۔ اٹھے اور چند قدم چل کر پھر ٹھوکر کھائی۔ پھر اٹھے پھر چند قدم پر ٹھوکر کھائی۔ میں یہ نظارہ دیکھ رہا تھا جب میں نے ان کو اس حالت میں دیکھا۔ تو ان سے کہا۔ مولوی صاحب دیکھیں آپ نے تین دفعہ ٹھوکر کھائی اور گرے یہ آپکا گرنا اس مقام سے ہے۔ جس پر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قائم تھے۔ اور اب خلافت ثانیہ سے بغاوت کر کے اس مقام سے گر گئے۔ لباس آپ کا جو پھٹا ہوا ہے یہ لباس التقوی ہے۔ جس کو آپ نے احمدیہ جماعت میں فتنہ ڈال کر اور ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنا کر داغدار کر دیا ہے۔ میں اب بھی آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے ماتحت کہ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ آپ بھی نیک ارادے رکھتے تھے۔ اس کے خلیفہ اور مصلح موعود کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ عزت وہ ہے۔ جو آسمان سے آتے۔ میری نظر کے سامنے اس جلسہ کا واقعہ ابھی تک ہے۔ جس میں آپ نے مومنوں کی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہم تم سے جوتے مار کر چندہ لینگے۔ وہ کونسی روح تھی۔ جس کے ماتحت مومنوں کی جماعت نے آپ کے یہ الفاظ سن لئے ورنہ آج ذرا یہی الفاظ اپنے ان عقیدتمندوں سے کہہ کر تو دیکھیں جنکے آپ امیر قوم بنے ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب اب بھی کچھ نہیں گیا۔ موجودہ عزت سے زیادہ عزت آپکو حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ آپ موجودہ خلیفہ کی غلامی میں آجائینگے کیونکہ مسیح موعود کا موعود خلیفہ اپنے اندر وہ طاقت اور روحانیت رکھتا ہے۔ کہ جس پر اسکی نظر عنایت ہو جاتے۔ اس کا دین اور دنیا سنور جاتی ہے۔ سعادت اسی میں ہے۔ کہ آپ اپنے انجام اور آخرت کی فکر کریں ورنہ یہی کہنا پڑیگا۔ ؎

اس قدر کین و تعصب بڑھ گیا جس سے کچھ ایمان جو تھا وہ گیا

کیا یہی تقویٰ یہی اسلام تھا جس کے باعث سے تمہارا نام تھا"

خاکسار ملک عزیز احمد عفی عنہ

اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رقم فرمایا۔

"بہت عجیب خواب ہے۔ میں نے اسی جوتے مارنے والے واقعہ کو اس دفعہ (جلسہ سالانہ کی) تقریر میں بیان کیا تھا۔"

(۲)

مکرم سید کرامت حسین شاہ صاحب نے بھی میدان جنگ سے بذریعہ ہوائی ڈاک ذیل کا عریضہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور شان ظاہری رنگ میں بھی پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی اور ایک طرح سے باطنی رنگ میں بھی۔۔

اسبارے میں جو خدا تعالےٰ نے خاکسار کو دو عجیب اور پُر شان خوابیں دکھلائیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد علی صاحب (امیر غیر مبایعین) کے فوٹو دکھلائی دیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ پر غور سے جب دیکھا۔ تو حضور کے چہرہ مبارک سے روشنی نکل رہی تھی (اور حضور نے خواب کے اندر ہی میری طرف بھی توجہ فرمائی)

اس کے بعد جب دوسرے فوٹو کو جو مولوی محمد علی صاحب کا تھا غور سے دیکھا اس خیال سے کہ کہیں انکے بھی چہرہ پر کوئی روشنی ہے مگر میں حیران رہ گیا یہ دیکھ کر کہ نہ صرف انکے چہرہ سے روشنی ہی غائب ہے بلکہ انکے فوٹو پر عجیب قسم کی مُردنی چھائی ہوتی ہے۔ اس دوران میں خواب میں ہی ایک بزرگ شکل کے آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف اشارہ کر کے کہتے ہیں۔ کہ یہ (حضرت مسیح موعودؑ) امریکہ میں بھی ہیں۔ اسکے علاوہ اور جگہوں کا نام بھی لیا (شاید ملکوں کا) لیکن وہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہے۔

دوسرا خواب جو ان دنوں مجھے آیا یہ ہے کہ ایک شخص خواب میں کہہ رہا ہے کہ کیا مرزا صاحب کا نام بھی قرآن مجید میں کہیں ہے اس پر میں نے جواب دیا تمام نبیوں کا نام تو قرآن مجید میں نہیں ہے اسنے پھر کہا حضرت عیسےٰؑ کا تو نام ہے (قرآن مجید میں) اس پر میں خاموش ہو گیا اور میرے دل میں بہت قلق اور افسوس پیدا ہوا۔ اسکے بعد معًا میری زبان پر یہ آیت خود بخود جاری ہو گئی۔ انا اعطینٰک الکوثر۔

اس خواب کے بعد جب میں نے غور کیا کہ اسکی کیا تعبیر ہو سکتی ہے تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ کوثر سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور مسیح موعودؑ حضرت مرزا صاحب ہی ہیں جنہوں نے اس زمانہ میں مسیح موعودؑ ہونیکا دعویٰ کیا۔ الحمد للہ رب العالمین آپکا غلام کرامت حسین شاہ

اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رقم فرمایا۔

"الکوثر میں یقینًا حضرت مسیح موعودؑ کی خبر ہے۔ کوثر کے معنی بڑی خیر والے شخص کے ہوتے ہیں۔"

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۷۸۳۱ - منکہ رشیم بی بی بیوہ چودھری محمد علی صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن چک نمبر ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- (۱) ایک عدد ہنس اور بند ایک جوڑی چاندی کے وزنی ۵ تولہ قیمتی ۵۵/- روپے (۲) ایک عدد لونگ طلائی وزنی ۲ ماشہ قیمتی ۲۶/- روپے۔ اس کے علاوہ میرے حصہ میں میرے خاوند مرحوم کی متروکہ جائیداد میں سے ایک گھماؤں زمین میرے حصہ میں آتی ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ سے ۳۰۰/- روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- نشان انگوٹھا رشیم بی بی۔ گواہ شد:- محمد عبداللہ ابن موصیہ۔ گواہ شد:- چودھری اللہ دتا کاہلوں۔

نمبر ۷۷۶۴ - منکہ شمیم صغرا زوجہ چودھری عزیز احمد صاحب قوم راجپوت دریاہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پہاڑ گنج نئی دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ جولائی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میری موجودہ جائیداد سوائے حق مہر اور زیورات کے اور کوئی نہیں۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ نیز زیورات طلائی۔ ایک عدد نیکلس۔ ایک عدد لاکٹ۔ دو جوڑی بندے اور دو عدد انگوٹھیاں ہیں جس کا مجموعی وزن پونے سات تولے سونا ہے۔ اور قیمت اندازاً پانچ سو پچیس روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:- شمیم صغرا۔ گواہ شد:- عزیز احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- محمد اسمٰعیل لقاپوری۔ سیکرٹری مال حلقہ پہاڑ گنج دہلی۔

نمبر ۷۷۶۳ - منکہ عبدالغفار ولد امام الدین قوم ڈار کشمیری پیشہ حرفت عمر تقریباً ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع شادیوال خورد ڈاکخانہ شادیوال کلاں ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) مکان رہائشی پختہ واقعہ قصبہ شادیوال خورد طرف اچھرکی قیمتی مبلغ ۵۰۰ روپے (۲) ایک راس بھینس قیمتی مبلغ ۳۰۰/- روپیہ۔ میری مندرجہ بالا جائیداد کی کل قیمت ۸۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد بھی ہے جو بذریعہ حرفت مجھے ملتی رہتی ہے اور وقتاً فوقتاً کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ اس وقت مجھے اوسطاً ۱۵ روپے ماہوار حاصل ہوتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- عبدالغفار۔ گواہ شد:- عمرالدین امیر جماعت شادیوال۔ گواہ شد:- محمد احمد خان نعیم انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۷۸۶۹ - منکہ نذیر احمد ولد میاں عزیز الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان حال وارد دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نبوت ۱۳۲۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد ۷۶/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:- نذیر احمد۔ احمدیہ ڈیفنس اکاؤنٹس ڈائریکٹوریٹ جی سپلائی نئی دہلی۔ گواہ شد:- لطیف احمد طاہر سیکرٹری تبلیغ حلقہ پہاڑ گنج دہلی۔ گواہ شد:- محمد اسمٰعیل لقاپوری۔

نمبر ۷۸۶۸ - منکہ محمد سعید کلیم ولد مولوی صدرالدین قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۲۸ء ساکن مونگ ڈاکخانہ مونگ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۴۹/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد سعید کلیم ڈرائینگ ماسٹر اینگلو ورنیکلر مڈل سکول سری کوٹ حال وارد مونگ ضلع گجرات۔ گواہ شد:- محمد احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:- صدرالدین والد موصی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مونگ۔

نمبر ۷۸۴۰ - منکہ سلیمہ مبارکہ زوجہ چودھری صلاح الدین صاحب قوم گوجر پیشہ زمیندارہ و ملازمت عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر ڈاکخانہ دھولیہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۹-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۸۰۰/- روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ مبلغ ۶۰۰/- روپے جو میرے بھائیوں کی طرف سے بطور عطیہ ملا ہے۔ زیورات نقرئی:- جوڑہ وزنی ۱۰ تولہ۔ توڑے وزنی ۲۷ تولہ۔ کنگن وزنی ۸ تولہ۔ ساناں وزنی ۲۸ تولہ۔ کل قیمت زیورات نقرئی مبلغ ۲۰۰/- روپے۔ زیورات طلائی:- کنٹھ وزنی ۱۰ تولہ۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ۔ منتری وزنی ۴ ماشہ۔ کل قیمت زیورات طلائی ۵۰۸/- روپے۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔ الامۃ:- سلیمہ مبارکہ۔ گواہ شد:- صدرالدین۔ گواہ شد:- محمد الدین امیر جماعت احمدیہ چک سکندر۔

نمبر ۷۸۳۹ - منکہ سلیمہ سلطانہ زوجہ مرزا ایوب بیگ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر ۲۶ سال ساکن لاہور۔ حال دارالسلام ڈاکخانہ دارالسلام ضلع دارالسلام صوبہ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی آمدنی نہیں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:- میرا مہر ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیورات۔ چوڑیاں طلائی ۸ تولہ۔ ہار طلائی وزنی ۶ تولہ۔ سنگار پٹی ۲ تولہ۔ کانٹے ایک جوڑی طلائی ۱ تولہ۔ سرکی پن ایک تولہ۔ انگوٹھیاں ۳ عدد طلائی وزنی ۱ تولہ۔ پازیب نقرئی بیس تولہ۔ نفیسی ایک عدد طلائی وزنی پونے دو تولہ۔ ایک عدد مشین سلائی سنگر قیمتی ۳۸۰/- شلنگ ہیں۔ اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- سلیمہ سلطانہ۔ گواہ شد:- مرزا ایوب بیگ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دارالسلام۔

نمبر ۷۸۳۲ - منکہ زیب النساء بیگم بنت حافظ عبدالعلی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۷-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:- مہر ۱۰۰۰/- روپیہ۔ زیور طلائی وزنی تخمیناً ۱۸ تولے زیور نقرئی وزنی ۳۰ تولہ۔ تفصیل زیور طلائی:-

نیکلیس	نتھیاں	سنگار پٹی	کان پھول
۵ تولہ	۴ تولہ	۳ تولہ	۲ تولہ

سنگار سوئیاں ۲ عدد	کلنٹے	انگوٹھیاں ۴ عدد
۱/۲ ۱ تولہ	۹ ماشہ	۲ تولہ

میزان ۱۸ تولے + پازیب نقرئی ۳۰ تولہ جس کی قیمت اندازاً ۱۴۳۹/- روپے ہے۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو ماہوار ۸۴/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اور جائیداد موجودہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ میں ملے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- زیب النساء بیگم بنت حافظ عبدالعلی صاحب وکیل سرگودھا۔ گواہ شد:- ڈاکٹر محمد سعید۔ گواہ شد:- علی اکبر اے۔ ڈی۔ آئی مدارس بٹالہ۔

نمبر ۷۸۱۵ - منکہ برکت علی ولد چودھری رسالت خان قوم سلہریہ پیشہ زمینداری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن مرالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین ۱ گھماؤں رقبہ مکانات و حویلی ایک کنال۔ زمین گروی قیمتی ۷۰۰/- روپیہ۔ بھینس قیمتی ۱۰۰/- روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ سالانہ فصل پر ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ العبد:- چودھری برکت علی موضع مرالہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:- بشیر احمد بی ایس سی۔ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۷۸۲۵ - منکہ رحمت بی بی زوجہ چودھری علم الدین صاحب قوم راجپوت سلہریا پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن امرال ڈاکخانہ مرالہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۰-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۱۰۰/- روپے جو بذمہ شوہر ہے۔ چوڑیاں ۸ عدد نقرئی۔ میرا زیور مبلغ ۱۰۰/- روپے کا۔ کل مبلغ ۲۰۰/- روپے۔ ایسے یعنی ۲۰۰/- روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- رحمت بی بی۔ گواہ شد:- محمد شفیع احمدی ساکن مرالہ۔ گواہ شد:- علی محمد احمدی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۷۸۶۷ - منکہ محمود احمد ولد محمد حسن صاحب آسان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ والدہ مرحومہ کی طرف سے ہم سات بھائیوں اور ایک بہن کو ۱۰۰ ایکڑ زمین قادیان میں ملی ہے۔ اس زمین کا ۱/۱۵ جو میرا حصہ کا ہے۔ اسے میں پہلے ہی سے دین کے لئے وقف کرچکا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ فی الحال میں سپلائی ڈیپارٹمنٹ گلو ونگ ڈائرکٹوریٹ میں اسسٹنٹ ہوں۔ میری ماہوار آمد مع الاؤنس ۱۷۹/- روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ماہوار آمد میں کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری کوئی ایسی جائیداد جس کا ۱/۱۰ حصہ میں اپنی زندگی میں ادا نہیں کرسکا۔ بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔ العبد:- محمود احمد۔ گواہ شد:- محمد حسن آسان احمدی دہلوی والد موصی۔ گواہ شد:- نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ دہلی۔

نمبر ۷۸۵۷ - منکہ محمد سعید ولد چودھری محمد بخش صاحب قوم رانجھے پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۷-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۲۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا یا جو جائیداد مجھے ورثہ میں ملے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کا حق ہوگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں جائیداد کا کوئی حصہ ادا کرکے رسید حاصل کرلوں گا۔ تو وہ قابل مجرا ہوگی۔ العبد:- ڈاکٹر محمد سعید صوبیدار آئی ایم ایس۔ ۲۵۴ انڈین فیلڈ کمپنی آئی۔ اے۔ ایم سی معرفت ۱۸-اے۔ پی۔ پی۔ او۔ گواہ شد:- علی اکبر حال وارد اے۔ ڈی۔ آئی مدارس بٹالہ۔ گواہ شد:- حافظ عبدالعلی وکیل۔

نمبر ۷۸۵۳ - منکہ فاطمہ بیگم زوجہ چودھری محمد اسمٰعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکھواں حال دارالسلام ڈاکخانہ دارالسلام ضلع دارالسلام صوبہ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ بصورت زیورات میں اس وقت ۱۰ تولہ وزن طلائی کی مالک ہوں۔ پونے پانچ تولہ طلائی ہار گلے کا۔ طلائی چوڑیاں وزنی ۶ تولہ (پونڈ کا سونا) چار طلائی انگوٹھیاں وزنی ایک تولہ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ۔ گھڑی طلائی قیمتی ۱۵۰/- شلنگ۔ نیز چالیس تولہ چاندی کے زیورات کی مالک ہوں۔ کنٹھی طلائی ۲ تولہ۔ دو مشینیں سلائی کی ہیں ایک سنگر دوسری جو میں نے دو صد چالیس ۲۴۰ شلنگ میں خرید کی تھیں۔ میرا مہر جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ نقد اس وقت میرے پاس ایک ہزار شلنگ ہے۔ میں اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر بوقت وفات میری مزید جائیداد یا متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- فاطمہ بیگم۔ گواہ شد:- چودھری محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

نمبر ۷۸۶۶ - منکہ چودھری محمد شریف ولد محمد الدین صاحب قوم جٹ ساہی پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ڈسکہ کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ وفا ۱۳۲۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری موجودہ جائیداد مبلغ ۶۰۰/- روپیہ ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ ۶۰۰/- روپیہ نقد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور کمی بیشی جائیداد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری اور جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- نشان انگوٹھا چودھری محمد شریف۔ گواہ شد:- رحیم بخش۔

ضلعوار نظام کا قیام

مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ضلعوار نظام کے قیام کی تجویز پیش ہونے پر یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ "اس سکیم کے چلانے کے لئے سردست اضلاع گورداسپور۔ لاہور۔ لائل پور۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سرگودھا۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ جالندھر اور ہوشیارپور میں تحریک کی جائے۔" اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ان اضلاع کے علاوہ اگر کوئی اور اضلاع بھی اس تنظیم میں طوعی طور پر شامل ہونا چاہیں۔ تو تین ماہ کے اندر اندر نظارت علیا میں ریزولیوشن پاس کر کے بھیج دیں۔

اس فیصلہ کا اعلان اخبار الفضل مجریہ ۷ راگست ۱۹۴۴ء میں نظارت علیا کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اور مندرجہ بالا اضلاع کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے کام کے لئے بعض ابتدائی تفصیلی ہدایات دے دی گئی تھیں۔ اور ان اضلاع کی مرکزی جماعتوں کو خطوط بھی لکھے گئے تھے۔ اس کے نتیجہ میں اس وقت تک مندرجہ ذیل اضلاع میں ضلعوار نظام کا قیام ہو چکا ہے۔ جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے۔

نمبر شمار	ضلع	مرکزی مقام	امیر
۱	ہوشیارپور	سٹروعہ	خان بہادر چودھری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سشن جج بیگم پور۔
۲	سرگودھا	سرگودھا	چودھری فضل احمد صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سرگودھا۔
۳	فیروزپور	فیروزپور	پیر اکبر علی صاحب
۴	جالندھر	کریام	چودھری عبدالمجید صاحب آف راہوں
۵	گجرات	گجرات	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔
۶	سیالکوٹ	سیالکوٹ	خان بہادر نواب چودھری محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر
۷	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	میر محمد بخش صاحب وکیل۔
۸	ملتان	ملتان	شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر

نوٹ:۔ ضلع ملتان نے طوعی طور پر اس نظام کو قبول کیا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

رپورٹ بھجوانا کام کی تکمیل ہے

مجالس خدام الاحمدیہ کے کام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ مجلس کے پروگرام پر عمل پیرا ہونا۔ اور دوسرے کام کی رپورٹ سے مرکز کو آگاہ کرنا۔ اگر آپ کام کریں۔ اور رپورٹ نہ بھجوائیں۔ تو آپ کا کام مکمل نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ رپورٹ بھجوانا زائد کام نہیں۔ نہ یہ غیر ضروری حصہ ہے۔ بلکہ یہ کام کی تکمیل ہے۔ سست مجالس رپورٹیں بھجوانے سے چست ہو جاتی ہیں۔ اور رپورٹیں نہ بھجوانے سے بیدار مجالس خوابیدہ ہو جاتی ہیں۔ پس زندگی اور بیداری کی اس علامت کو ضرور نمایاں کیجئے اور اپنے کام کی ہفتہ وار اور ماہوار رپورٹ مرکز میں بھجواتے رہیئے۔ خاکسار ناصر احمد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

سیکرٹریان تعلیم و تربیت کے فرائض میں سے ایک اہم فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے تعلیم و تربیت کے حصہ کے کام کی ماہواری رپورٹ نظارت کے مطبوعہ فارم پر اگلے ماہ کی دس تاریخ تک ضرور مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ ماہ صلح ۲۳ ہش دسمبر ۱۹۴۴ء کی رپورٹ دس ماہ حال تک آنی ضروری ہے۔ جن جماعتوں میں مطبوعہ فارم موجود نہ ہوں۔ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم و تربیت سے فارم منگوالیں اور رپورٹیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

گمشدہ اشیاء کے متعلق ضروری اعلان

۵ ر دسمبر ۱۹۴۴ء کی رات کسی گاڑی سے بٹالہ گاڑی تبدیل کرتے ہوئے میرا مندرجہ ذیل سامان گم ہؤا ہے۔ (۱) ایک بستر جسمیں چار کمبل اور ایک لحاف تھا۔ (۲) ایک کٹ بیگ بزرنگ سفید جسمیں ملٹری کے پارچات اور کچھ سویلین پارجات تھے۔ (۳) ایک کٹ بیگ بزرنگ سیاہ جس میں خشک پھل اور کچھ کاغذات خط و کتابت تھے۔ جس صاحب کو یہ اشیاء ملی ہوں۔ یا ان کے متعلق کچھ علم ہو۔ تو مہربانی کر کے خاکسار کو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ میں بہت ممنون ہوں گا۔ خاکسار عبدالکریم شرما ہوالدار کلرک معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان۔

شادی کے موقعہ پر دعوت

مندرجہ بالا سرخی کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک نہایت ضروری ارشاد الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۱ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس ارشاد کے بعض اقتباس احباب کی یاددہانی اور راہنمائی کے لئے دوبارہ شائع کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"لڑکی والے بعض اپنے دوستوں کو دعا اور خوشی میں شمولیت کے لئے جمع کر لیتے ہیں۔ اور بلاوے میں صرف اتنا لکھتے ہیں۔ کہ "ہماری لڑکی کی شادی ہے۔ آپ بھی اس تقریب میں شامل ہوں۔ اور دعا میں حصہ لیں۔" یا اس قسم کے اور الفاظ ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں چونکہ برات آئی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کے اعزاز میں کچھ کھانے کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ تو یہ مہمان بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ سادہ طور پر کوئی ہلکا سا ناشتہ اس موقع پر مہمانوں کے پیش کر دینا بری بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایسے موقعہ پر دودھ وغیرہ پیش کیا ہے۔ اور ہم لوگ بھی ایسے موقع پر چائے یا لیمونیڈ اور کچھ ناشتہ پیش کر دیتے ہیں"۔...... آگے چل کر حضور فرماتے ہیں۔ "کسی صاحب نے اپنی لڑکی کی شادی کی تقریب پر قادیان کے دوستوں کو باقاعدہ کھانے کی دعوت دی۔ یہ ایک ناجائز فعل تھا۔ جس نے دعوت دی۔ اس نے بھی غلطی کی۔ جو شامل ہوئے۔ انہوں نے بھی غلطی کی۔...... حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اس قسم کی دعوت کو خلاف شریعت قرار دیا کرتے تھے۔ میرے اپنے علم کے رو سے ......

اعلان نکاح

بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی کا نکاح بتاریخ ۱۷ ر دسمبر ۱۹۴۴ء لیاقت زمانی بنت حکیم محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بولایت حکیم انوار حسین صاحب برادر کلاں بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں بعوض ایک ہزار روپیہ مہر بابو عبدالحمید صاحب تبلیغی سکرٹری دہلی نے بمقام بلب گڑھ پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس میں برکت ڈالے۔ نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ دہلی

اعلان نکاح

سید عبدالرشید پسر سید فاضل شاہ صاحب گجراتی کا نکاح ۲ ر جنوری ۱۹۴۵ء کو سکینہ بیگم بنت سید بہاول شاہ صاحب محلہ دار البرکات قادیان ضلع گورداسپور حاجی محمد اسماعیل صاحب نے پڑھا۔ حق مہر مبلغ /۵۰۰ روپیہ مقرر ہوا۔ احباب دعا کریں۔ کہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

خاکسار سید عبدالرشید قادیان

(۳)

مکرم خان عبدالمجید خانصاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کپور تھلہ نے لکھا ہے:- جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سے تین قسم کے تعلقات ہونے کیوجہ سے مجھ کو انکے ساتھ ہمدردی ہے اوّل:- مولویصاحب موصوف موضع مرار تحصیل کپور تھلہ کے باشندہ ہونیکی حیثیت میں میرے ہموطن ہیں۔ دوم:- جب میں قادیان میں انٹرنس کے امتحان کی پرائیویٹ تیاری کر رہا تھا اسوقت مولوی صاحب سے اپنے طور پر جبکہ مولوی صاحب مسجد مبارک کے اوپر مشرقی چوبارہ میں رہتے تھے۔ ریاضی کے مضمون میں امداد لیا کرتا تھا۔ اور اس طرح میرے استاد ہیں۔ سوم:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں مولوی صاحب نے سلسلہ احمدیت کی خدمات سر انجام دیں۔ اور اس طرح پر مولوی صاحب میرے دینی بھائی رہ چکے ہیں۔ لہٰذا میں اپنا وہ رؤیا ذیل میں لکھوں گا۔ جو میں نے حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے ۴-۵ سال بعد اور اپنی ملازمت کے ابتدائی ایام میں ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء کو مولوی صاحب موصوف کے متعلق دیکھا، جبکہ وہ ہماری جماعت کے سرگرم کارکن تھے۔ مجھکو بچپن سے اپنی خوابوں کے متعلق چونکہ خاص توجہ رہی ہے۔ اس لئے میں نے اپنی خوابوں کے اندراج کی ایک کاپی بنائی ہوئی ہے۔ جس میں نمبر شمار۔ تاریخ و وقت۔ خواب و مضمون خواب کے الگ الگ خانے ہیں۔ مولوی صاحب کے متعلق جو مجھکو خواب آیا۔ وہ کاپی مذکور کے صفحہ پر ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء کی تاریخ پر درج ہے۔ اور اس کے الفاظ بلاکم و کاست حسب ذیل ہیں۔

"آج ظہر سے قبل سو گیا۔ خواب میں مولوی محمد علی صاحب کی نسبت دیکھا۔ کہ ایک تنور میں گر گئے ہیں۔ اور جل کر بالکل سوختہ ہو گئے ہیں۔ اس وقت بعض نے کہا۔ کہ سلسلہ ہم نے جو کہا تھا۔ کہ معدوم ہو جائیگا۔ طبیعت بڑی حیران تھی۔ جب آگ والا حصہ خواب کا دیکھا۔ خدایا ہمارے سلسلہ کو جو تیرے ہاتھ کا قائم کردہ ہے۔ ترقی دے۔ آمین"۔

پہلے تو اس خواب کی تعبیر میری سمجھ میں نہ آئی۔ مگر مولوی صاحب سے جب ۱۹۱۴ء میں سلسلہ عالیہ سے تعلقات منقطع ہوئے۔ تو میں نے ہمدردی کے رنگ میں مولوی صاحب کی خدمت میں اپنا مذکورہ بالا خواب لکھ کر بھیج دیا۔ کیونکہ اس وقت میری سمجھ میں یہ تعبیر آئی۔ کہ مولوی صاحب کے تنور میں گرنے سے یہ مراد ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ سے ان کا انقطاع ہو گیا۔ اور سوختہ ہونے سے روحانی یعنی دینی طور پر مردہ ہونا دکھایا گیا۔ اور اس خیال سے محولہ بالا خط مولوی صاحب کی خدمت میں لکھا گیا۔ قریباً سات سال مولوی صاحب نے میرے اس خط کا جواب نہ دیا۔ جس میں ان کو ہمدردی کے طریق پر بزور تحریک کی گئی تھی کہ اسی روحانی سلسلہ میں جس میں ان کو شامل ہونے کا جائز فخر حاصل تھا۔ منسلک ہو جائیں تاکہ آنے والی زندگی میں دائمی خوشیوں کے وارث بن سکیں۔

چونکہ اب مولوی محمد علی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں حد سے زیادہ تجاوز کر گئے یہاں تک کہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ اس لئے میں پھر اپنا اخلاقی فرض سمجھ کر مولوی صاحب کو متنبہ کرتا ہوں۔ کہ اب بھی وقت ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ کی طرف جلد سے جلد رجوع کریں۔ میں یہ بھی ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ اپنے رویاء کے متعلق یہ ظاہر کر دوں۔ کہ زمین و آسمانوں کے خالق و مالک خدا کو گواہ رکھ کر بطور حلف کہتا ہوں۔ کہ جو الفاظ میں نے اپنے رویاء کے متعلق اس خط میں لکھے ہیں۔ وہی الفاظ میرے خواب نامہ کے نمبر ۴ پر ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء کی تاریخ میں درج ہیں۔ اگر یہ بات غلط ہو۔ تو اللہ تعالیٰ جو جھوٹ بولنے والے کو سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ میرے ساتھ جھوٹوں والا سلوک کرے۔ عبدالمجید خان عفی عنہ

تشخیص بجٹ جماعتہائے احمدیہ

سال رواں کے شروع میں تمام جماعتہائے احمدیہ کو بجٹ فارم برائے تشخیص چندہ بابت سال ۴۴-۱۹۴۳ء بھجوائے گئے تھے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ متعدد یاددہانیوں کے باوجود مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے اب تک یہ فارم پُر ہو کر موصول نہیں ہوئے۔ آئندہ اس قسم کا اعلان اخبار میں ہر مہینے ایک دفعہ کیا جایا کریگا۔ تا شاید جماعتہائے مذکور کو اسی طرح اپنی ذمہ واری کا احساس پیدا ہو۔

کلکتہ	شاہدرہ لاہور
مصری شاہ فیض باغ لاہور	لاہور چھاؤنی
دہلی دروازہ "	منٹگمری
سول لائن "	ڈسکہ
نیلا گنبد "	جھنگ
بھاٹی دروازہ "	لکھنؤ
کوچہ چابک سواراں "	ایبٹ آباد سرحد۔
گڑھی شاہو "	علی گڑھ۔
احمدیہ ہوسٹل "	سیالکوٹ چھاؤنی
باغبانپورہ "	سہارنپور
مزنگ "	منصوری۔
گنج "	

(ناظر بیت المال)

دیہاتی مبلغین کے دوسرے گروپ کے متعلق اعلان

عرصہ ڈیڑھ سال کے قریب ہوا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تجویز کے مطابق دیہات میں خاص طور پر تبلیغی کام جاری کرنے کے پیش نظر ایک تحریک کی گئی تھی۔ کہ ایسے احباب جو مڈل تک تعلیم یافتہ ہوں۔ شادی شدہ ہوں۔ عمر ۳۰ اور ۴۵ سال کے درمیان ہو۔ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ زمیندار قوم سے متعلقہ دوستوں کو ترجیح دی جاوے گی۔ اس پر بہت سی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں سے ۱۵ اصحاب کو منتخب کر کے تعلیم دلائی گئی۔ اور ان کو حضور کی تجویز کے بموجب مخصوص مرکزوں میں مقرر کیا جا رہا ہے۔ اب حضور نے منظوری عطا فرمائی ہے۔ کہ دیہاتی مبلغین کے طور پر ٹریننگ دلانے کے لئے دوسرے گروپ کے لئے بھی اعلان کیا جائے۔ لہٰذا جو احباب پچھلی دفعہ انتخاب میں نہ آسکے تھے۔ وہ بھی اور دیگر احباب بھی اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔ یہ درخواستیں ۲۰ جنوری ۱۹۴۵ء سے پہلے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ انتخاب جلدی ہو سکے۔ اور وقف زندگی کے فارم دفتر سے منگالیں۔ (انچارج تحریک جدید)

چندہ تعلیم الاسلام کالج کے متعلق احباب جماعت کی ذمہ واری

چندہ کالج کے متعلق جماعتوں اور خاص خاص افراد کی طرف مطبوعہ چٹھیات بھیجکر اور بعد ازاں یاددہانیاں ارسال کر کے بہت عرصہ سے تحریک کی جا رہی ہے۔ لیکن تاحال تمام جماعتوں اور افراد نے خاطر خواہ توجہ نہیں کی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی سالانہ جلسہ کی تقریریں میں بھی اسی خیال کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ کالج کے چندہ میں صرف چند لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے باقی ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ اگر وہ بھی حصہ لیں۔ تو یہ دو لاکھ کی رقم پوری ہو سکتی ہے۔ چونکہ ابتدائے تحریک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جماعت کا مالدار حصہ خصوصاً تاجر وغیرہ اور زمیندار لوگ جنکو جنگ کی وجہ سے زیادہ روپیہ ملا ہے۔ وہ خاص طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور متوسط الحال احباب اپنی ماہوار آمدنی کا نصف دیں۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ فوری توجہ کر کے حضور کے منشاء مبارک کے مطابق کم از کم اپنی نصف ماہ کی آمد بطور چندہ کالج دیکر دو لاکھ کی رقم جلد پوری کر دیں۔ اس مد میں ابھی تک صرف ۱۵۸۰۰۰ کے وعدے آئے ہیں۔ جس میں سے ۱۰۶۰۰۰ روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ (ناظر بیت المال)

فیصلہ مشاورت ۴۳ء

متواتر دو سال سے یہ اعلان ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے مشاورت ۱۹۴۳ء میں ہر سیکرٹری مال نے بالاتفاق اقرار کیا تھا۔ کہ ہم ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ایک لسٹ موصیان دفتر ہذا کو ارسال کیا کریں گے۔ کہ فلاں فلاں موصی کی طرف سے اتنی رقم فلاں تاریخ وصول ہوگئی ہے۔ جو فلاں تاریخ کو محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ہاں بھیجی گئی۔ اور فلاں کوپن نمبر اور تاریخ کے ماتحت یہ رقم داخل خزانہ ہو گئی ہے۔ دفتر پر تو صرف یہ فرض تھا۔ کہ وہ اس عہد کو ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں بذریعہ اخبار شائع کرا کر یاد کراتا رہے۔ دفتر تو اس فرض کو سمجھتے ہوئے ادا کر رہا ہے مگر جماعتیں ادا نہیں کر رہیں۔ چند ایک جماعتیں ہیں۔ جو اپنے عہد کو پورا کر رہی ہیں۔ دو سال کے عرصہ کے بعد پھر اس معاملے کو مشاورت میں پیش کیا جائیگا۔ اور حضور ایدہ اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ کہ کس جماعت نے اس عہد کو پورا کیا اور کس نے نہیں کیا۔ ہر سیکرٹری مال کو اس کا عہد قدیم یاد کرایا جاتا ہے۔ کہ وہ اس کو سمجھے۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے مکمل لسٹ وہ ہوگی۔ جس میں مندرجہ ذیل باتیں ہونگی۔

(۱) نام موصی اور نمبر وصیت۔ اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو۔ تو ولدیت اور زوجیت اور سابقہ سکونت کا ہونا از بس ضروری ہے۔ (۲) تاریخ اور نمبر کوپن۔ (۳) عورتوں کا بھی نام اور نمبر وصیت کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ زوجیت وغیرہ۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

چنگکنگ ۱۱ر جنوری - چین کے انفارمیشن آفیسر نے ایک بیان میں کہا کہ جاپانیوں کو مدت سے یہ کھٹکا تھا کہ امریکن فوجیں لوزان پر پہنچ جائینگی - اگر جاپانی یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی محاذ پر جرمنوں کے جوابی حملہ کے نتیجہ میں انہیں دم لینے کا موقع مل جائے گا - تو یہ انکی غلطی ہے -

لنڈن ۱۱ر جنوری - مغربی محاذ کے متعلق فیلڈ مارشل منٹگمری کے ہیڈ کوارٹر کے ایک افسر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ جرمنوں کے لئے ان کا حملہ بہت نقصان دہ ثابت ہوا ہے - امریکن فوجوں نے شمالی بازو پر ان کو دس میل پیچھے ہٹا دیا ہے - وہ مغرب کونے کی طرف ہٹ رہے ہیں - لاروش کے شہر کے اندر اس وقت لڑائی ہو رہی ہے - برطانی فوج نے اس شہر سے چار میل شمال مشرق کی طرف ایک ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے - اور وہ دو میل آگے بڑھ گئی ہے - اس علاقہ میں دس میل لمبے محاذ پر جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں - جرمنوں نے مان لیا ہے کہ انہوں نے سان ہیوبرٹ شہر خالی کر دیا ہے -

لنڈن ۱۱ر جنوری کل اتحادی طیاروں نے بھاری تعداد میں ہینوور کے کارخانوں پر شدید حملے کئے اسکے علاوہ جرمنی میں ریلوں - سڑکوں اور ہوائی اڈوں پر سخت بم باری کی -

لنڈن ۱۱ر جنوری - روسیوں نے بوڈاپسٹ کے پاس ایک اور صنعتی بستی سے جرمنوں کو نکال دیا ہے - اب تک آٹھ صنعتی بستیاں روسیوں کے قبضہ میں آ چکی ہیں - روسی دستے دریائے ڈینیوب کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں - اور اس وقت ویانا سے صرف ۸۵ میل دور ہیں -

واشنگٹن ۱۱ر جنوری - صدر روزویلٹ نے امریکہ کے آئندہ سال کے لئے ۸۳ - ارب ڈالر کے بجٹ کی سفارش کی ہے - کانگرس کے نام ایک پیغام میں آپ نے کہا کہ دنیا کے تمام حصوں میں لڑائی انتہائی شدت اختیار کر گئی ہے - یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ یورپ میں جنگ ختم ہونے کے بعد اخراجات میں کمی ہو جائے گی - جاپان کی طاقت کو کم سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے - جرمنوں نے اپنی انتہائی طاقت کے وقت یورپ کے جتنے بڑے علاقہ پر قبضہ کیا تھا - جاپان کے پاس اب بھی اس سے دگنا علاقہ ہے - اور یہ علاقہ سارے امریکہ کے برابر ہے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ر جنوری - امریکن و برطانی حکومت کے ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ دسمبر ۱۹۴۴ء میں جرمن آبدوزوں کی لڑائی پھر تیز ہو گئی ہے جس سے اتحادی تجارتی جہازوں کا نقصان بڑھ گیا ہے - جرمن آبدوزیں بحیرہ اٹلانٹک میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں - جرمن آبدوزوں کی سرگرمیوں میں از سر نو اضافہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ یورپ کا خاتمہ ابھی دور ہے -

دہلی ۱۱ر جنوری - ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ شدید برف باری کے باعث ۵ر جنوری سے شملہ کے ساتھ ٹیلیفون کا سلسلہ قطع ہے - کل سے تار کا سلسلہ بھی ٹوٹ گیا ہے کل صبح کالکا سے شملہ تک ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بھی بند ہو گئی - کیونکہ تمام ریلوے لائن پر برف جمی ہوئی ہے -

ایتھنز ۱۱ر جنوری - یونان کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ جلد از جلد نئی اسمبلی کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا - یونانی فوج اور پولیس کو دوبارہ منظم کرنے کے لئے برطانیہ سے ماہرین بلائے جائیں گے - گوریلا دستوں کو چاہیئے کہ فوراً ہتھیار ڈال دیں - اور یقین رکھیں - کہ مزدوروں کی آزادی بحال رکھی جائے گی - جبری بھرتی ہرگز نہ کی جائے گی -

لاہور ۱۱ر جنوری - بادشاہی مسجد کی مرمت کی کمیٹی کے اجلاس میں ۱۹۴۵ء کے لئے ۳۵۰۳۰۰ روپیہ کا بجٹ منظور کیا گیا ہے - گنبد کی تجدید پر ۳۲۸۰۰۰ روپیہ اور ایوان کے فرش کی مرمت پر ۲۰۶۸۰۲ خرچ کا اندازہ ہے -

چنگکنگ ۱۱ر جنوری - کہا جاتا ہے کہ جاپانی چینی فوجوں کے خلاف اب زہریلی گیس بھی استعمال کر رہے ہیں

بمبئی ۱۱ر جنوری - بیان کیا جاتا ہے - کہ کپڑے کی سپلائی کا تقریباً تمام کام حکومت اپنے ہاتھ میں لینے والی ہے - کارخانوں کے اسی فیصدی مال پر گورنمنٹ خود قبضہ کر لیا کرے گی - اور مال حاصل کرنے کے لئے ٹیکسٹائل کمشنر کو درخواست دینی ہوگی -

فیروزپور ۱۱ر جنوری - بالمیک سبھا نے صرف ایک ماہ میں عیسائیوں کے نوے خاندان جنکی مجموعی تعداد ۲۵۱ ہے شدھ کر کے آریہ سماجی بنا لئے ہیں -

امرتسر ۱۱ر جنوری پیس گڈس ایسوسی ایشن کی دو پارٹیوں کے درمیان کپڑے کے کوٹا کی تقسیم کے بارہ میں ۲۶ر دسمبر سے جھگڑا تھا - اور جس کے نتیجہ میں کپڑے کی مارکیٹ بند تھی - اب سمجھوتہ ہو گیا ہے - اب مارکیٹ میں کاروبار جاری ہو جائیگا

قاہرہ ۱۱ر جنوری - مصر کے جدید انتخابات میں سعد پارٹی کو ۸۲ لبرلوں کو ۷۱ - انڈیپنڈنٹوں کو ۴۰ - اور نیشنلسٹوں کو چار نشستیں حاصل ہوئیں -

لنڈن ۱۱ جنوری - یورپ میں ایک زبردست طاقت بن جانے کی وجہ سے روسی گورنمنٹ نے ضروری سمجھا ہے کہ وہ اپنا ایک سفیر مڈل ایسٹ میں مقرر کرے - مڈل ایسٹ میں وہ اسلامی ممالک بھی شامل ہیں - جن کا شمار مغربی ایشیا میں ہوتا ہے -

دہلی ۱۱ جنوری - برما کے دریائے اراوڈی میں برطانی بمباروں نے ایک سو آٹھ جاپانی کشتیوں کو غرق کر دیا -

قاہرہ ۱۱ جنوری - ایک ماہر کا اعلان ہے کہ اب کے سال ہندوستان - عراق - ایران حجاز وغیرہ ممالک پر ٹڈی دل کے سخت حملے ہوں گے - یہ ماہر آج کل ایک کانفرنس میں شرکت سے یہاں آیا ہوا ہے -

لنڈن ۱۱ر جنوری - ماہرین کا خیال ہے کہ روس نے اس جنگ کے سب سے بڑے اور فیصلہ کن حملے کے لئے تیاریاں مکمل کر لی ہیں اس کی تجویز ہے کہ اس سال جنگ کا بالکل خاتمہ کر دیا جائے - امریکہ اور برطانیہ روسی حملہ کے منتظر ہیں - مشرقی محاذ پر اس وقت چالیس لاکھ جرمن فوج جمع ہے - روسی فوجیں برلین سے قریب ترین مقام پر جرمن مورچوں کو توڑنے کی کوشش کریں گی - ہو سکتا ہے کہ آئندہ دو ہفتوں میں ہی مشرقی محاذ پر ایک ایسا حملہ شروع ہو جائے - جو مغرب میں اتحادیوں کی آخری فتح کا باعث ہو -

دہلی ۱۱ر جنوری حکومت یو - پی کے سکرٹری مسٹر ولیم کرسٹی کو دہلی کا شیف کمشنر مقرر کیا گیا ہے - آپ جولائی میں چارج لیں گے -

واشنگٹن ۱۱ر جنوری - امریکہ کے جنگی محکمہ نے اعلان کیا ہے - کہ بھاری امریکی بمباروں نے ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر ملایا میں جاپانی ٹھکانوں کی خبر لی - اور شاید سنگاپور پر بھی حملہ کیا - سنگاپور کے جاپانی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن بمباروں نے سیلاٹار کے ہوائی اڈہ پر بڑے زور کا حملہ کیا - جس سے کافی نقصان پہنچا - گزشتہ سال ۵ر نومبر کو بھی اتحادی طیاروں نے سنگاپور پر حملہ کیا تھا -

واشنگٹن ۱۱ر جنوری - امریکن فوج نے لوزان پر اترنے کے بعد لنگاین کی خلیج کے کنارے چار مورچے بنا لئے تھے - اور اب اس کے دستے آگے بڑھتے ہوئے ایک دوسرے سے آملے ہیں - یہ دستے دور تک اندر چلے گئے ہیں - اور سنگکڈان و ڈگیا سان کے شہروں پر قبضہ کر چکے ہیں - سان فرنینڈو سے منیلا جانے والی بڑی سڑک کے ایک ٹکڑے پر بھی امریکن قبضہ کر چکے ہیں جاپانی بڑی تیزی سے منیلا کے شمال کی طرف اپنی فوجوں کو ہٹا رہے ہیں - اندازہ ہے - کہ اس جزیرہ پر جاپانیوں کے پاس کافی فوج ہے

کانڈی ۱۱ر جنوری - اتحادی فوجیں برما کے سب مورچوں پر آگے بڑھ رہی ہیں - شوابو پر پوری طرح تسلط قائم کر لینے کے بعد ۱۴ ویں فوج کے دستے آگے نکل چکے ہیں - یہاں سے مغرب کی طرف منیوا سے بیس میل کے شمال کی طرف وہ ایک شہر پر قابض ہو چکے ہیں - اراکان میں ہندوستانی دستے یوناجن میں داخل ہو گئے ہیں - جو اکیاب سے ۱۴ میل شمال مشرق میں ایک سٹیمر سٹیشن ہے - سہ شنبہ کے روز چھ جاپانی طیاروں نے اکیاب کی بندرگاہ پر حملہ کیا - ان میں سے پانچ کو گرا لیا گیا -

لنڈن ۱۱ر جنوری - مغربی محاذ پر آرڈن کے مورچہ پر امریکن دستوں نے ایک دریا کے پار دشمن کے مورچہ پر قبضہ کر لیا ہے - اب بہائی کے گاؤں میں ٹینکوں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے -

لنڈن ۱۱ر جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ جزیرہ لوزان میں اترنے والی امریکن فوج کی تعداد ساٹھ ہزار ہے - امریکن ٹینکوں کی کافی تعداد بھی اتاری گئی ہے -